

سردی کا موسم مؤمن کے لئے موسم بہار ہے

۲۴ صفر ۱۳۳۸ھ (۲۵ نومبر ۲۰۱۶ء) جمعہ کے روز جامعہ دارالعلوم کراچی کی مسجد میں حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم نے نقلی روزوں کے اہتمام سے متعلق حاضرین سے خطاب فرمایا تھا۔ افادہ عام کے لئے یہ خطاب ہدیہ قارئین ہے۔----- (ادارہ)

الحمد لله نعمده و نستعينه و نستغفره و نومن به نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور
انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلل الله فلا هادي له و اشهد ان لا
اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان سيدنا و شفيعنا و مولانا محمداً عبده و رسوله
صلى الله تعالى عليه و على اله و اصحابه و بارك و سلم تسليماً كثيراً كثيراً
اما بعد!

فقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لكل شيء زكوة وزكوة الجسد الصوم"
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الغنيمة الباردة الصوم في الشتاء"
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الشتاء ربيع المؤمن قصر نهاره فصام و
ليله فقام"
بزگان محترم!

اس وقت میں نے آپ کے سامنے خطبہ مسنونہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ارشادات پڑھے

ہیں، پہلی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا کہ ”ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزے ہیں۔“

دوسری حدیث جو میں نے پڑھی وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”سردی کا موسم مؤمن کے لیے موسم بہار ہے، دن چھوٹا ہوتا ہے تو آدمی آرام سے روزہ رکھ لیتا ہے اور راتیں لمبی ہوتی ہیں تو آخری شب میں آدمی کھڑے ہو کر تہجد کی نماز پڑھ لیتا ہے۔“

اور تیسری مُرسل روایت حضرت عامر ابن مسعود رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہ سردی کے روزے ٹھنڈا مالِ غنیمت ہیں۔“

یہ تین روایتیں ہیں اور ان سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مقصد نفلی روزوں کی فضیلت بیان کرنا ہے، اور دوسرا جو سردی کا موسم شروع ہوا ہے اس کو غنیمت سمجھنا، اور اس میں جو کام آرام سے ہو سکتا ہے اُس کو سرانجام دینا۔ یہ عقل کا بھی تقاضہ ہے اور نقل کا بھی تقاضہ ہے۔

اچھا آدمی وہ ہوتا ہے جو موقعہ سے فائدہ اٹھالے۔ دنیاوی امور میں بھی لوگ کہتے ہیں کہ ”اس موقعہ سے فائدہ اٹھا لو“۔ اور دین کے اندر بھی یہی بات ہے کہ آدمی موقعہ سے فائدہ اٹھائے تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے، دنیا بھی اچھی ہو جاتی ہے اور آخرت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔

یہ دنیا جس میں ہم اور آپ رہتے ہیں یہاں کوئی چیز پائیدار اور مستقل نہیں ہے۔ ہم کبھی چھوٹے سے بچے تھے، پھر لڑکے ہو گئے، پھر جوان ہو گئے، پھر اس کے بعد بڑھاپے کی طرف مائل ہو گئے اور بڑھاپا آ گیا۔ دنیا میں انسان کسی ایک حالت میں نہیں رہتا بلکہ مسلسل اس کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی آپ کا گھر ٹھٹھا تو آپ تھے، آپ کے والدین تھے، بہن بھائی تھے۔ اب چالیس سال کے بعد آپ دیکھتے ہیں کہ وہ گھر ہی باقی نہیں رہا۔ اب نہ ماں باپ ہیں، نہ بہن بھائی ہیں۔ اب جناب دائیں بائیں بیوی ہے اور بچے ہیں اور وہ لوگ ہیں جو آج سے چالیس سال پہلے اس دنیا ہی میں نہیں تھے۔ تو یہ دنیا ہے جو بہت تیزی سے بدلتی رہتی ہے۔ اور اس بدلتی دنیا میں موقعہ سے فائدہ اٹھانا قرآن کا بھی حکم ہے، حدیث کا بھی حکم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عقل کا تقاضہ بھی ہے۔ یہی معاملہ سردی اور گرمی کا ہے۔

گرمیوں میں نفلی روزے رکھنا بے مشکل ہوتا ہے۔ اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سارا سال نفلی روزہ رکھا کرتے تھے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرتا تھا کہ جس میں آپ نفلی روزے نہ رکھتے ہوں، چاہے سردی ہو، چاہے گرمی ہو، چاہے خزاں ہو، چاہے موسم بہار ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین روزے ضرور رکھا کرتے تھے، اور یہی نصیحت آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو کی، جب آپ کو پتہ چلا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مسلسل روزے رکھتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا کہ اس طرح مسلسل روزے مت رکھو، اور فرمایا کہ:

”صم ثلاثة أيام في كل شهر“

ترجمہ: ”تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔“

اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ ”ایام بیض“ (یعنی مہینے کے تیرہ، چودہ اور پندرہ) میں روزے رکھنے کی تھی۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کوئی پروا نہیں کرتے تھے کہ روزے کب رکھنے ہیں، چنانچہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے کے شروع میں تین روزے رکھتے تھے، کبھی مہینے کے اخیر میں رکھ لیتے تھے، کبھی پیر، منگل اور بدھ کو رکھ لیتے تھے، کبھی جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کو رکھ لیتے تھے۔ موقع محل اور حالات دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں تین نفلی روزے ضرور رکھ لیا کرتے تھے۔ اور کوئی مہینہ ایسا نہیں جاتا تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزے نہ رکھتے ہوں۔ یہ تو سنت طیبہ کی بات ہے۔

البتہ ہمارے معاشرے میں ان نفلی روزوں میں بڑی کوتاہی ہے، ہم الحمد للہ نفلی نمازیں تو پڑھتے ہیں۔ چنانچہ شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہو کہ جو فرض نماز کے ساتھ سنت اور نفلی نماز نہ پڑھتا ہو، جو مسجد آئے گا کچھ نہ کچھ اس کو نفلی نماز کی توفیق ضرور ہوگی۔ لیکن نفلی روزوں کا ہمارے ہاں ایسا اہتمام نہیں ہے۔ البتہ سعودی عرب اور دوسرے عرب ممالک میں اس کا اہتمام ہے۔ چنانچہ وہاں اکثر پیر کو اور جمعرات کو حرم کے اندر باقاعدہ افطار کا دسترخوان لگتا ہے۔

جبکہ نفلی روزہ رکھنا بھی ایک اہم عبادت ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے“

جس طرح مال کی زکوٰۃ ہوتی ہے ڈھائی فیصد، اور اگر زکوٰۃ نہیں نکالیں گے تو سارا مال خراب رہے گا۔ لیکن اگر آپ ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکال دیں گے تو سارا مال پاک ہو جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسم کی پاکی روزے ہیں۔ لہذا ہر آدمی کو کچھ نہ کچھ نفلی روزے رکھ لینے چاہئیں تاکہ جسم کی زکوٰۃ نکلتی رہے۔ مسلسل کھانا پینا صحت کے لیے بھی نقصان دہ ہے، اور یہ جتنی بھی بیماریاں ہیں شوگر، بلڈ پریشر، موٹاپا، دل کی بیماری وغیرہ یہ سب کھانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، نہ کھانے کی وجہ سے کوئی بیماری نہیں ہوتی، صرف ایک بیماری آتی ہے اور وہ ہے کمزوری، اور اس کمزوری دور کرنے کے لیے اگر تھوڑا سا کھانا کھالیا جائے یا مقویات استعمال کر لی جائیں تو کمزوری دور ہو جائے گی۔ یہ نفلی روزہ ہمارے منہ کو بریک لگاتا ہے، یہ جو ہم تیس دن تک مسلسل کھاتے اور پیتے رہتے ہیں، اور ظاہر ہے کہ جسم بھی اس کا عادی ہو جاتا ہے اس کا ظاہری نقصان بھی ہے اور باطنی بھی اس لئے اگر انسان وقتاً فوقتاً روزے رکھتا رہے مثلاً ہر ہفتے میں ایک روزہ رکھ لے یا مہینے میں تین روزے رکھ لے تو کم از کم تین دن اندھا دھند کھانے کی عادت کو بریک لگ جائے گی۔ اور اسی طرح آہستہ آہستہ جسم اس کا عادی ہو جائے گا۔

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”سردی کا موسم مؤمن کے لیے موسم بہار ہے اس کا دن چھوٹا ہوتا ہے تو روزہ رکھ لیتا ہے اور اس کی رات لمبی ہوتی ہے تو تہجد کے لیے کھڑا ہوتا ہے“

آپ دیکھیے ابھی کچھ عرصہ پہلے رمضان گزرا، اس میں سحری بند ہو رہی تھی تقریباً سوا چار (۴:۱۵) بجے۔ اور آج کل سحری بند ہو رہی ہے تقریباً ساڑھے پانچ (۵:۳۰) بجے۔ تقریباً سوا گھنٹہ یہاں روزہ چھوٹا ہو گیا۔ اسی طرح رمضان المبارک میں افطاری سوا سات (۷:۱۵) بجے کے بعد ہوتی تھی اور آج کل تقریباً پونے چھ (۵:۴۵) بجے پر افطاری کا وقت ہوتا ہے۔ اس طرح ڈیڑھ گھنٹہ یہاں سے کم ہو گیا۔ تو دونوں ملا کر تقریباً ڈھائی گھنٹہ کم ہو گئے۔ اب جو ساڑھے پندرہ گھنٹہ کا روزہ تھا وہ سمٹ کر تیرہ گھنٹہ میں آ گیا۔

گرمی میں روزہ رکھنا مشکل ہوتا ہے، پسینہ آتا ہے، چلنے پھرنے سے پیاس زیادہ لگتی ہے اور جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔ مگر سردی میں پیاس اتنی نہیں لگتی اور آدمی کے لیے روزہ رکھنا آسان ہوتا ہے۔ اسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”سردی کا موسم مؤمن کے لیے موسم بہار ہے اس کا دن چھوٹا ہوتا ہے تو

آدمی روزہ رکھ لیتا ہے اور رات لمبی ہوتی ہے تو تہجد پڑھ لیتا ہے۔

آج کل عشاء کی نماز تقریباً ساڑھے سات یا پونے آٹھ بجے ہو رہی ہے، اب اگر آدمی دس بجے بھی سو جائے اور سات گھنٹے کے بعد صبح کو پانچ بجے اٹھ جائے تو اس کو تقریباً آدھا گھنٹہ مل جائے گا جس میں وہ سحری کر کے روزہ رکھ سکتا ہے اور اگر چاہے تو تہجد کی نماز پڑھ سکتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ نفل نمازوں میں سب سے افضل ترین نماز ”تہجد“ کی نماز ہے۔ کوئی نماز اتنی بابرکت اور اہم نہیں ہے جتنی کہ تہجد کی نماز ہے۔ یہ وقت دعا کی قبولیت کا ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہے کوئی آدمی جو مبتلا ہو میں اس کو عافیت دوں، ہے کوئی آدمی رزق مانگنے والا جس کو میں رزق دوں، ہے کوئی آدمی معافی مانگنے والا جس کی میں مغفرت کر دوں۔ اگر آدمی پانچ بجے بیدار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلائے کہ یا اللہ یہ میری پریشانی ہے اور یہ میری مصیبت ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ کوئی وظیفہ بتائیے میں تو یہ کہتا ہوں کہ سب سے افضل ترین وظیفہ ہے رات کو تہجد میں اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔ جتنے بھی وظیفے ہیں وہ سارے ایک طرف اور تہجد کے وقت اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے مانگنا دوسری طرف۔ اس وقت اللہ تعالیٰ خود پکارتے ہیں اور دینے کے لیے تیار ہوتے ہیں، اس وقت اگر ہم اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلائیں تو کیا کیا رحمتیں ہمیں مل سکتی ہیں!

میں اکثر ساتھیوں سے کہتا رہتا ہوں اور آپ سے بھی درخواست ہے کہ خواتین کے ذمے بہت سارے فرض روزے قضا ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر حضرات اکثر حمل یا دودھ پلانے کے ایام میں بچے کی غذا کی وجہ سے روزے سے منع کرتے ہیں، اور شریعت میں بھی اس کی اجازت ہے۔ اس طرح ہر مہینے ان کی معمول کی عادت کی وجہ سے بھی ان کے روزے رہ جاتے ہیں۔ اس طرح ان کے ذمے روزے جمع ہو جاتے ہیں اور ان کے لیے رکھنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ مرد ان کا ساتھ نہیں دیتے۔

تو میں ساتھیوں سے کہتا رہتا ہوں کہ صرف چھٹی کے دن، جمعہ ہو یا اتوار، اس میں آپ طے کر لیں کہ آج چھٹی کا دن ہے نہ مجھے دفتر جانا ہے نہ دکان کھولنی ہے، اور بچوں نے بھی آج سکول نہیں جانا۔ تو میاں بیوی دونوں سحری کر لیں گے اور فجر نماز پڑھ کر آرام کر لیں گے اور پھر دوپہر کو انھیں گے۔ تو بیوی کے لیے بھی

روزہ رکھنا آسان ہوگا اور آپ کے لیے بھی۔ اور اگر بیوی نے تو روزہ رکھ لیا اور آپ کہتے ہیں کہ مجھے ساڑھے سات بجے ناشتہ دو، بیٹا کہتا ہے کہ مجھے نو بجے ناشتہ دو۔ تو اس طرح بیچاری خاتون روزہ رکھ کر کبھی اس کو کھلا رہی ہے کبھی اس کو کھلا رہی ہے، اس کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اب اگر شوہر اس کا ساتھ دے کہ تمہارے فرض روزے ہیں تم اس کی قضاء کر لو اور میں تمہارے ساتھ نفلی روزے رکھتا ہوں تو اس طرح مرد کو صرف نفلی روزے کا ثواب نہیں ملے گا بلکہ اس کا بھی ثواب ملے گا کہ اُس نے اپنی بیوی کے فرض روزوں کو ادا کروایا ہے، اعانت علی الخیر کا بھی ثواب ملے گا۔ مہینے کے اندر چار پانچ چھٹیاں تو ہوتی ہی ہیں اس طرح آپ ہر مہینے اپنی بیوی کے چار پانچ فرض روزوں کو ادا کروا سکتے ہیں۔

میرے دوستو! اور بزرگو! موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے، اب سردی کا یہ موقع آ گیا ہے جس میں روزے رکھنا آسان ہے۔ نومبر سے مارچ تک بہت ہی آسان روزے ہوتے ہیں۔

تیسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”سردی کے روزے ٹھنڈا مال غنیمت ہیں۔“

یعنی اس میں محنت مشقت زیادہ نہیں کرنی پڑتی اور روزہ آرام سے پورا ہو جاتا ہے۔ آپ نے تو ساڑھے پندرہ گھنٹے رمضان کے روزے رکھے ہیں اور وہ بھی گرمی میں، اور اس میں سارے کام بھی کئے ہیں۔ لیکن اب اگر آپ تیرہ گھنٹے کا روزہ رکھیں گے، اور موسم بھی اچھا ہے اور چھٹی کے دن کام بھی نہیں کرنا پڑتا، تو یہ روزے رکھنے آپ کے لیے آسان ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی نفلی روزوں کی توفیق عطا فرمائے اور آپ حضرات کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

